Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۴ محرم ۱۳۹۲ھ، ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش، ۲۰ فروری ۱۹۷۲ء	نمبر ۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۹ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۸ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔
احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۹ تبلیغ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے فرمایا ہے کہ:۔
بہت سے بھائیوں اور بہنوں کے خطوط آئے ہوئے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے جواب نہیں دے سکتی مگر سب کیلئے دعا برابر کرتی ہوں۔ وہ بھی مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۹ تبلیغ۔ کل بروز جمعہ مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

اپنے نہایت درجہ ایمان افروز خطبہ میں حضور نے قرآن پاک کی مختلف آیات کی روشنی میں بتایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے جو تاریخ اسلام سے بھی ثابت ہے، کہ اس کی غیر معمولی مدد و نصرت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جبکہ کفر کے مقابلہ میں مومن ہر امتحان اور آزمائش میں پورا اتریں اور انتہائی مشکلات کے باوجود ثبات قدم اور ایمان باللہ پر قائم رہتے ہوئے اپنی ذمہ واریوں کو نبھاتے چلے جائیں اور انتہائی قربانیاں پیش کریں تب اللہ تعالیٰ اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے نشانات دکھاتا ہے۔

ہمیں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہر آزمائش میں ہمیں پورا اترنے کی توفیق بخشے تاکہ ہم نہ صرف اُخروی زندگی میں بلکہ اس دنیا میں بھی اس کے غیر معمولی فضلوں اور برکتوں کا مشاہدہ کرلیں۔

ربوہ میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق جلسہ

ربوہ میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے متعلق انشاء اللہ ۲۰ فروری بروز اتوار صبح نو بجے مسجد مبارک میں جلسہ منعقد ہوگا۔ تمام مقامی احباب بروقت جلسہ میں شمولیت فرماویں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو نفسِ واحد کی طرح بنانا چاہتا ہے اسی کا نام وحدتِ جمہوری ہے

تمام عبادات سے بھی یہی منشاء ہے کہ کل مومنوں کا ایک وجود شمار کیا جائے

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحد کی طرح بناوے۔ اس کا نام وحدتِ جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھے جاتے ہیں۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اُسے قوت دیوے۔ حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔

اس وحدتِ جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دُور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شئے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ ....

پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں۔ چونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاویں گے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تاکہ تعارف اور اُنس بڑھ کر وحدتِ جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دُنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکّہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ آپس میں اُلفت اور اُنس ترقی پکڑے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۹ و ۱۳۰)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوانی بہت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو انصار اللہ کے بارہ میں مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا۔ جو مجالس ایسا نہیں کرتیں اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ مستقل طور پر ایسا انتظام کریں کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ بروقت ان کی رپورٹیں مرکز میں پہنچتی رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲؍تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی ایمان کے لئے محض اقرار باللّسان کافی نہیں ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مسلمانوں کو ایک عظیم الشان وعدہ سے نوازا ہے اور وہ وعدہ، جیسا کہ قبل ازیں بھی ہم اِن کالموں میں ذکر کر چکے ہیں، یہ ہے کہ:۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (اٰلِ عمران آیت ۱۴۰)

یعنی تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔

اِس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ مسلمانوں سے ہی کیا ہے لیکن یہ ایک مشروط وعدہ ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ عظیم الشان وعدہ ان کے حق میں پُورا ہو تو ان کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ حقیقی معنوں میں مومن بنیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اِس وعدہ کا مورد بننے کے لئے صرف زبان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ دینا کافی نہیں ہے، کیونکہ اِس وعدہ میں اللہ تعالیٰ نے مخاطب مسلمانوں کو کیا ہے جو کلمہ گو ہونے کے باعث ہی تو مسلمان کہلاتے ہیں۔ اُن کے کلمہ گو ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اِس وعدہ کے پورا ہونے کے لئے مومن ہونے کی شرط عائد کی ہے۔

اِس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حقیقی معنوں میں مومن بننے کے لئے صرف زبان سے کلمہ پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اِس کے لئے محض کلمہ پڑھنے سے بڑھ کر کسی اَور چیز کی بھی ضرورت ہے۔ وہ کیا ہے؟ اِس کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآنِ مجید میں جواب دیا ہے۔

جہاں تک محض زبان سے کلمہ پڑھنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے صاف اور واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ محض اتنی سی بات سے کوئی شخص مومن شمار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے اعراب کا ذکر کرتے ہوئے جو محض کلمہ پڑھ کر ایمان لانے کی وجہ سے اپنے آپ کو مومن سمجھ بیٹھے تھے فرماتا ہے:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (الحجرات آیت ۱۵)

اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو اُن سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم نے ظاہری طور پر اسلام قبول کر لیا ہے کیونکہ (اے اعراب) ابھی فی الحقیقت ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ آیہ کریمہ اِس امر پر شاہدِ ناطق ہے کہ محض زبان سے ایمان کا اقرار انسان کے عند اللہ مومن شمار ہونے کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے اقرار باللسان کے ساتھ ساتھ تصدیق بالقلب بھی ضروری ہے۔ جب تک ایمان دل میں داخل نہیں ہوتا اُس وقت تک کوئی انسان بھی مومن شمار کئے جانے کا مستحق نہیں بنتا۔ ایمان کے دل میں داخل ہونے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک مسلمان اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت میں محو ہو جاتا ہے اور اس اطاعت کے زیرِ اثر ایسے اعمال بجا لاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا پر منتج ہو کر اسے غیر معمولی تائید و نصرت کا مورد بنانے والے ہوتے ہیں۔ پس اصل چیز ایمان کا دل میں داخل ہونا ہے جو اللہ اور رسول ؐ کی سچی اور کامل اطاعت بجا لاتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ایک مسلمان کو اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کا مصداق بناتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ آلِ عمران کی آیت (۱۵) میں اِس انتباہ کے بعد کہ مومن بننے کے لئے محض اقرار باللسان کافی نہیں ہے اگلی ہی آیت میں ایسے مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے جو اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ (الحجرات آیت ۱۶)

(اصل اور حقیقی) مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ (اپنے دعوئ ایمان میں) سچے ہیں۔

پس اصل چیز ایمان کا دل میں داخل ہونا ہے۔ جب ایمان دل میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ وہ، وہ نہیں رہتا جو پہلے تھا بلکہ اللہ اور رسول ؐ کی اطاعت میں محو ہو کر اللہ کے راستہ میں اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ جہاد کر کے بالکل ایک نیا انسان بن جاتا ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کر لیتے ہیں اور اللہ کے راستہ میں اپنے اموال اور اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر دم اور ہر آن تیار رہتے ہیں وہی اِس خدائی وعدہ کے مصداق ہوتے ہیں کہ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے۔ یہ حقیقی اور اصل مومنوں کے حق میں قیامت تک پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اِس زمانہ کے مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ان کے حق میں بھی پورا ہو تو ان کا فرض ہے کہ وہ خدائی تقدیر سے ہم آہنگی اختیار کرتے ہوئے اپنے اعمال و کردار یعنی خدا اور رسول ؐ کی اطاعت اور اللہ کے راستہ میں بے دریغ مالی و جانی قربانیوں کے ذریعہ اپنے سچے اور حقیقی مومن ہونے کا ثبوت دیں۔ جب وہ ایسا کر دکھائیں گے تو خدا تعالیٰ کی مدد آسمان سے آئے گی اور اُس طاقتور دشمن کو جو انہیں تباہ و برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے نیست و نابود کر کے رکھ دے گی اور اپنے دشمنوں پر انہیں غالب کر دکھائے گی۔ یہ وہ وقت ہو گا کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کا نظارہ ایک بار پھر پوری شان کے ساتھ دنیا کی آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔

قابلِ تعریف خصوصیت

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعری قبیلہ کی ایک قابلِ تعریف خصوصیت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ قلت اور تنگدستی کے دنوں میں جن لوگوں میں بھی یہ خصوصیت پائی جائے وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ (مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل الاشعریین)

اشعری قبیلے کی یہ خصوصیت بڑی قابلِ تعریف ہے کہ جب جنگ میں انکو تنگدستی کا سامنا کرنا پڑتا یا مدینہ میں ان کے اہل و عیال کو خوراک کی کمی سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو وہ اپنا سارا ذخیرہ خوراک ایک جگہ جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن سے ماپ کر آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں دراصل ایسے ہی لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

اس سے ظاہر ہے کہ وہ قابلِ تعریف خصوصیت جو ایک بہت بڑے اعزاز پر دلالت کرتی ہے ایثار و غمخواری اور مواساۃ و ہمدردی ہے۔

سراسر خیر خواہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو سراسر خیر خواہی اور اخلاص سے تعبیر فرمایا ہے چنانچہ حضرت تمیم داری ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ

(مسلم کتاب الایمان)

دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے ہم نے عرض کیا کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اور اُس کی کتاب اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی اور اُن سے خلوص کا تعلق رکھنا۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اگر کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں ہے اور وہ ان سے خلوص کا تعلق نہیں رکھتا تو وہ اپنے دعوئ ایمان اور عبادت گزاری کے باوجود ہرگز بھی دیندار شمار نہیں ہو سکتا کیونکہ دین تو ہے ہی نام سراسر خیر خواہی اور خلوص کا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور بعض دیگر اداروں کی طرف سے سپاسنامہ کے جواب میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

ہر مسلمان مرد و عورت کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ آئندہ نسل میں قربانی و ایثار کا جذبہ پیدا کرے

(مرتبہ: مکرم اللہ بخش صاحب شاہد۔ شعبہ مسودہ نویسی ربوہ)

مورخہ ۱۲ر فتح ۱۳۴۹ ہش بمطابق ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، لجنہ اماء اللہ ربوہ، ناصرات الاحمدیہ، سٹاف جامعہ نصرت، نصرت گرلز ہائی سکول، نصرت انڈسٹریل سکول اور فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کامیاب و با مراد دورہ مغربی افریقہ کے سلسلہ میں دعوت عصرانہ کی تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو ایمان افروز تقریر فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔ فرمایا۔

"لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، لجنہ اماء اللہ ربوہ ناصرات الاحمدیہ، جامعہ نصرت، نصرت گرلز ہائی سکول، نصرت انڈسٹریل سکول اور فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی پڑھانے والیوں کی طرف سے جو اس وقت ایڈریس دیا گیا ہے مجھے ان کی وجہ سے یہ موقع ملا کہ میں یہاں اپنے بعض خیالات کا اظہار کر سکوں

قربانی و ایثار میں مردوں اور عورتوں کا مشترکہ حصہ

آپ خوش ہیں اور میں بھی خوش ہوں اور ہم دونوں اس لئے خوش ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم کے نتیجہ میں ہمیں بھی جو مرد ہیں اور آپ کو بھی جو احمدیت کی مستورات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جیسا موقع عطا کیا کہ اس کی راہ میں قربانی اور ایثار کے نمونے پیش کریں اور اس نے توفیق دی کہ ہم قربانی اور ایثار کے ان مواقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ اور ہماری دعا ہے کہ وہ ہماری ان ناچیز کوششوں کو قبول کرے گا اور ہماری سعی، سعیٔ مشکور ہوگی

دنیا میں بہت کم دور ایسے ہوئے ہیں کہ جن ادوار میں مرد اور عورت کو ایک جیسے عمل کی توفیق ملی۔ اگر آپ تاریخ انسانی کو غور سے پڑھیں تو آپ کو کہیں بھی سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشأۃ اولیٰ اور آپ کی نشأۃ ثانیہ کے دور کے یہ نظر نہیں آتا کہ ایک جیسی قربانی کرنے والی، ایک جیسی ایثار دکھانے والی عورتیں پیدا بھی ہوئی ہوں اور مردوں سے کسی صورت میں بھی وہ پیچھے نہ رہی ہوں لیکن انسانیت کا سورج صلعم اپنی تمام روشنی کے ساتھ جب انسانیت پر طلوع ہوا اور ایک کامل اور مکمل شریعت انسان کو عطا ہوئی تو ایک کامل انسانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دنیا میں ظاہر ہوئی اور دنیا نے اس کے جلوے دیکھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم جس پہلو سے بھی اس زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اس وقت کی فدائی اور ایثار پیشہ بہنیں اپنے بھائیوں سے پیچھے نہیں تھیں۔ اس وقت کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور پیار رکھنے والی اور اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتیہ کا تعلق بڑھانے والی بیوی اپنے خاوند سے پیچھے نہیں تھی اور نہ ماں اپنے بچوں سے پیچھے تھی ہر رنگ میں اور ہر طور پر دونوں مل کر ایک مکمل نمونہ انسانیت کا نظر آتے ہیں۔ مالی قربانی میں وہ پیچھے نہیں تھیں۔ جانی قربانی میں وہ پیچھے نہیں تھیں۔ امن کے زمانہ میں وہ اپنے مرد باپ یا مرد خاوند یا مرد بھائی کے پہلو بہ پہلو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی شاہراہ پر بشاشت کے ساتھ آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی جا رہی تھیں۔

یورپ گم کردہ راہ ہے

اس وقت دنیا دنیوی لحاظ سے بہت ترقی کر چکی ہے۔ یورپ کے ممالک امریکہ میں بسنے والے اور پھر روسی اور چینی لوگ جو پیچھے آئے اور آگے بڑھنے کی توقع رکھتے ہیں بہت سے میدانوں میں آگے بڑھ چکے ہیں۔ یہ دنیا جو متمدن کہلاتی ہے اس میں بھی عورت کا حصہ قومی جد و جہد میں اور قومی EFFORT (ایفرٹ) میں وہ نہیں جو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں یا آج آپ کے ایک عظیم روحانی فرزند کے متبعین میں ہمیں نظر آتا ہے مثلاً یہی لے لو کہ ایک ذمہ داری مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر آئندہ نسل کی تربیت کی ہے۔ آج اگر آپ یورپ، اس متمدن یورپ، اس ترقی یافتہ یورپ، اس مغرور یورپ اس متکبر یورپ کی دنیا میں جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ ماں کو توجہ نہیں اور اس وقت بھی پرواہ نہیں ہمارے ہاں کی پلنے والے تھے اس وقت بھی ماں باپ کے خیالات اَور، اور ان کی آئندہ نوجوان نسل کے خیالات اَور ہیں۔ ماں کو بھی شکوہ اور باپ کو بھی شکوہ۔ ماں بھی بے بس اور باپ بھی بے بس یہ نظارہ ہمیں نظر آتا ہے۔ اپنی خفت مٹانے کیلئے یہ دنیا اب یہ کہتی ہے کہ اگلی نسل اپنا مقصود بھی خود بنائے اور اس کے لئے کوشش بھی خود کرے جہاں تک دوسرے حصہ کا سوال ہے یہ تو درست ہے کہ ہر فرد نے اور ہر نسل نے اپنی بھلائی کے لئے خود ہی کوشش کرنی ہے اور اپنے عمل کے مطابق جزا کو پانا ہے یہ درست ہے لیکن یہ کہ کوئی مقصود سامنے نہیں ہے اور نہ کوئی مطمح نظر ہے جو کہ ان کو سکھایا جا سکے۔ اس میں وہ گم کردہ راہ ہے اسلام کے آنے کے بعد قرآن عظیم کے نزول کے بعد مسلمان کے لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہماری منزل مقصود کیا ہے؟ کس راہ پر ہم چل رہے ہیں اور کہاں ہم نے پہنچنا ہے؟ یہ چیز کھول کر اور وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئی ہے۔

پیدائش انسانی کا مقصد

ہماری منزل اور ہماری پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا اور اس کی محبت میں فنا کے لبادہ کو اوڑھنا ہے۔ پہلی نسل تھی یا دوسری یا بیسیوں نسلوں کے بعد آج ہماری نسل اور ہمارے سامنے جو نوجوان احمدی مرد و عورت کی نسل ہے ان سب کا مطمح نظر اور ان کا مقصود یہی ہے کہ خدا سے پیار کرنا، اس حد تک پیار کرنا کہ وہ قادر و توانا ہستی جس کے مقابلہ میں ساری مخلوق کی قیمت اس ذرہ سے بھی کم ہے جو اس وقت میری اور آپ کی جوتی کے تلے شاید ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم ذرّہ ہائے ناچیز سے پیار کرنے لگے۔ اپنے اندر کچھ ایسا تغیر پیدا کرنا اپنی زندگی پر کچھ ایسا رنگ چڑھانا کہ وہ قادر و توانا ہم جیسے عاجز دل سے پیار کرنے لگے۔ یہ ہماری زندگی کا مقصد ہے۔

ہم سے پہلوں کی زندگیوں کا مقصد بھی یہی تھا۔ اور آنے والی نسلوں کا بھی یہی ہے اور جو دوسرا حصہ ہے اس کا ایک بوجھ تو آنے والوں نے اپنے کندھوں پر اٹھانا ہے نہ میں ان کا بوجھ اٹھا سکتا ہوں نہ آپ ان کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ عمل انہوں نے ہی کرنا ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی انہوں نے ہی دینی ہے۔ لیکن ان کے ذہنوں کی تربیت اس رنگ میں کر دینا کہ وہ اس عظیم تعلیم کو سمجھنے لگیں۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کے لئے تیار ہو جائیں یہ ہمارا کام ہے۔ پہلی نسل کا کام دوسری کی تربیت اس رنگ میں کرنا ہے۔ لیکن آج متمدن دنیا کی عورت بے بس نظر آتی ہے وہ خود کہتی ہے کہ پتہ نہیں ہماری آئندہ نوجوان نسل کو کیا ہو گیا ہے کہ ہماری باتیں نہیں سنتے وہ بات اس لئے نہیں سنتے کہ نہ تو تمہیں پتہ لگا کہ تمہاری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ نہ تم اس قابل ہو کہ انہیں ہی سمجھا سکو کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے یہ تو میں نے اس بات کی ایک مثال دی ہے کہ اگرچہ بعض پہلوؤں سے دنیوی رنگ میں یہ اقوام بڑی آگے نکل گئی ہیں۔ لیکن اس وقت بھی ان ملکوں میں اور ان اقوام میں دنیوی لحاظ سے جو عظیم جد و جہد جاری ہے اس میں مرد اور عورت کا ایک جیسا حصہ نہیں ہے۔ ایک پہلو عورت کا بڑا کمزور نظر آتا ہے۔ مرد کہتا ہے کہ میں فیکٹری میں جا کر کام کرتا ہوں نیز دوسری جگہ کام کر رہا ہوں اور دل کو تسلی دیتا ہے کہ یہ میں قوم کی خیر خواہی کے لئے کر رہا ہوں صرف اپنے لئے پیسے نہیں کما رہا اگرچہ وہاں عورتیں بھی مردوں کی طرح کمانے کی فکر میں لگی ہوئی ہیں لیکن مردوں کی نسبت عورت کی اکثریت گھر میں رہ کر اپنی ذمہ داری کو نباہتی ہے۔ عورتوں کی آبادی کی اکثریت اپنے وقت کا زیادہ حصہ گھروں سے باہر رہتی ہیں یا پھر دونوں میاں بیوی مل کر کام کرتے ہیں یا سینماؤں، ناچ گھروں اور شراب خانوں میں جاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

بہرحال عورت تربیت کے لحاظ سے مرد سے پیچھے ہے۔ مرد تو بچوں پر غصے بھی ہو جاتا ہے لیکن ماں آج بالکل بے بس نظر آ رہی ہے۔ اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور پھر آج بھی نظر آتا ہے کہ ماں اپنے بچے کا مرجانا پسند کرتی ہے لیکن یہ پسند نہیں کرتی کہ وہ خدا اور رسول سے بے وفائی کرے یہ استثناء کہ ہر قوم میں اور ہر الٰہی سلسلہ میں کمزور ایمان والے بھی ہوتے ہیں اور منافق بھی ہوتے ہیں، اپنی جگہ درست ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک بہت بھاری اکثریت ایسے مردوں اور ایسی عورتوں کی ہے کہ جو پہلو بہ پہلو اپنی ذمہ داریوں کو نباہتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے ہیں اور حکم اکثریت پر ہی لگایا جاتا ہے۔ اکثریت کو دیکھ کر ہی فیصلہ کیا جاتا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاعرِ احمدیت محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم

حصولِ سعادت کے لحاظ سے خوش بختی کی ایک درخشندہ مثال

مسعود احمد دہلوی

خدائی حکم محکم اور اٹل۔ کون ہے جو اُس کی مشیت کے آگے دم مار سکے۔ اُس کا ہر حکم حکمت پر ہی نہیں وراء الورا حکمتوں پر مبنی ہے۔ ان حکمتوں کو وہ خود ہی جانتا ہے اور انسان ان سے اُس وقت ہی اور اُس حد تک ہی آگاہ ہوتا اور ہو سکتا ہے جس وقت اور جس حد تک باذنِ الٰہی وہ منصۂ شہود پر آتی ہیں۔

احکم الحاکمین کا حکم صادر ہو چکا تھا اور اجلِ مقدر کا وقتِ مقرر آ پہنچا تھا چنانچہ جماعت احمدیہ کے بزرگ اور واجب الاحترام صحافی نامور شاعر و ادیب محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر ۱۰؍ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۷؍ جنوری ۱۹۷۲ء بروز جمعرات یعنی عید الاضحیٰ کے روز صبح تین بجے بعمر ۸۰ سال اس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

خوش بختی کی درخشندہ مثال

جناب تنویر ممتاز و نامور ادیب، شاعر شیریں مقال اور بلند پایہ صحافی ہی نہ تھے بلکہ حصولِ سعادت کے اعتبار سے جیتے جی خوش بختی کی ایک زندہ مثال تھے۔ ہر چند کہ آپ کو قبولِ حق کی سعادت بہت دیر سے ملی لیکن اس میں کیا شک ہے کہ آپ "دیر آید درست آید" کے مطابق قلمی خدمت کے میدان میں بحمد للہ تعالیٰ بہتوں پر سبقت لے گئے۔ ۱۹۴۷ء میں جبکہ آپ کی عمر پچاس سال سے متجاوز تھی اور آپ کہولت سے بڑھاپے کی طرف قدم بڑھا رہے تھے آپ جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ زندگی کے اس نئے اور انقلاب آفریں موڑ پر ابھی چھ سال کا مختصر عرصہ ہی گزرا تھا کہ خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ جوہر شناس کی وساطت سے آپ کو ایک بہت بڑی سعادت کے لئے منتخب فرمایا۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ کے آرگن روزنامہ الفضل کے مدیر اعلیٰ کے طور پر آپ کا تقرر عمل میں آیا اور پھر آپ مسلسل پچیس سال تک (یعنی ۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۲ء) اس عہدہ پر فائز رہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس سعادت سے بہرہ ور کرنے کے لئے ہی اُس حصۂ عمر میں جبکہ لوگ بالعموم ملازمت سے ریٹائر ہو جاتے ہیں حزب اللہ کی طرف کھینچ لایا اور پھر اس نے آپ کو اس حیثیت میں مسلسل پچیس سال تک خدمت بجا لانے کی غیر معمولی توفیق سے بھی نوازا۔ دیر میں آنے کے باوجود تا دیر خدمت کی توفیق کا ملنا بجائے خود ایک بہت بڑی خوش بختی ہے اور اس امر پر دال کہ بلا شبہ آپ خوش بختی کی ایک زندہ مثال تھے۔

آسمانِ شعر و ادب کا تابندہ ستارہ

آپ کے الفضل میں تقرر سے چند ماہ قبل میں ایک زیرِ تربیت اسسٹنٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے ادارۂ الفضل کے ساتھ منسلک ہو چکا تھا۔ اس طرح مجھے آپ کے زیرِ تربیت مسلسل پچیس سال تک کام کرنے کی توفیق ملی۔ اب تک جو زندگی گزری ہے اس میں سے پچیس سال دہلی کے گہوارۂ ادب میں بسر ہوئے اور پچیس سال جناب تنویر ایسے نامور دلدادۂ ادب کی ادب نواز صحبت میں۔ پچیس سال کی اس رفاقت کے دوران مجھے تنویر صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے اور ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا۔ جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد تو ان کی نعت اور ادارتی مقالے لکھ کر اور آبِ زلال میں دھلی ہوئی بلند پایہ دینی نظمیں کہہ کہہ کر آپ نے جو گراں بہا قلمی خدمت سر انجام دی جماعت کے احباب اس سے اچھی طرح واقف ہیں اسلئے کہ آپ کے رشحاتِ قلم اور منظوم افکار مسلسل پچیس سال تک الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کے مطالعہ میں آتے رہے اور وہ ان سے ایک گونا عقیدت کے رنگ میں لطف اندوز ہوتے رہے ہیں البتہ جماعت میں شمولیت سے قبل انہوں نے دنیائے شعر و ادب میں جو مقام حاصل کیا تھا اس سے اکثر احباب کو شاید آگاہی نہ ہو اس لئے میں اس سے متعلق بعض باتیں ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتا ہوں۔ ان میں سے اکثر میں نے خود تنویر صاحب سے اور بعض غیر از جماعت ادیبوں سے سنیں۔

محترم تنویر صاحب نے بہت چھوٹی عمر میں شعر کہنے شروع کر دیئے تھے۔ شعر گوئی کا ملکہ قدرت کا ایک عطیہ ہے اور قدرت جسے چاہتی ہے اسے یہ ملکہ عطا کرتی ہے کسی کو زیادہ اور کسی کو کم۔ یہ امر شک و شبہ سے بالا ہے کہ قدرت نے جناب تنویر کو اس کے بہرۂ وافر سے نوازا تھا۔ عمر میں پختگی کے ساتھ ساتھ آپ کی شاعری میں بھی پختگی آتی چلی گئی یہاں تک کہ اس دور کے معروف ادبی رسائل میں سے علی الخصوص ہمایوں، نگار، ادبی دنیا اور نیرنگ خیال میں آپ کی نظمیں شائع ہونے لگیں اور بہت جلد وہ وقت بھی آیا کہ آپ کا شمار ملک کے بلند پایہ شاعروں میں ہونے لگا۔ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۴۷ء تک کے زمانہ میں آپ کا کلام ادبی رسائل میں بکثرت شائع ہوتا رہا اور اسے قبولِ عام کی سند حاصل ہوئی۔ یہی وہ زمانہ تھا جب آپ آسمانِ شعر و ادب پر ایک درخشندہ ستارہ بن کر ابھرے اور نگاہوں کو خیرہ کرنے والی چمک دمک کے باعث شاعروں ادیبوں اور ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کی توجہ کا مرکز بنے۔

شعر گوئی میں آپ کی قدر و منزلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب اس دور کے بہت نامور اور بلند پایہ شاعر جناب میراجی نے ہم عصر شاعروں کی بلند پایہ نظموں کے انتخاب پر مشتمل ایک مجموعہ "اِس نظم میں" کے نام سے کتابی شکل میں مرتب کیا اور اس میں ہر نظم کا تنقیدی تجزیہ کر کے شاعر کے ذہنِ رسا اس کی فکری پرواز کی بلندی اور باریک بینی و حقائق آفرینی کو اجاگر کیا تو اس میں جناب تنویر کی دو بلند پایہ نظموں بعنوان "چاندنی رات" اور "گنبدِ کائنات" کو بھی جگہ دی اور ان کے تنقیدی تجزیہ میں جناب تنویر کی شعر گوئی کی صلاحیتوں کو بہت شاندار طریق پر خراجِ تحسین پیش کیا۔ اسی طرح علامہ تاجور نجیب آبادی نے "تصویرِ جذبات" کے نام سے اردو مرکز لائبریری کے ایک خاص سلسلۂ کتب کی ترتیب و اشاعت کا اہتمام فرمایا تو جناب تنویر کی ایک بلند پایہ نظم اس کی بھی زینت بنی اور اس سلسلۂ کتب کے حصہ اوّل میں شائع ہوئی۔ اور اس کا تو میں خود عینی شاہد ہوں کہ جب آج سے قریباً سترہ سال قبل لاہور کی ایک ادبی محفل میں ایک بزرگ ادیب نے ایک بہت معروف نوجوان شاعر سے جناب تنویر کا تعارف کرانا چاہا تو اس نوجوان شاعر نے بڑے ہی نیاز مندانہ انداز میں آپ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا میں تو حضرت تنویر کا شاگرد ہوں۔ برسوں پہلے "نیرنگ خیال" میں آپ ہی کی نظم پڑھ پڑھ کر تو شعر گوئی کی طرف میلان ہوا اور پھر رفتہ رفتہ شعر کہنے اور بالآخر شاعر کہلانے۔ الغرض جماعت احمدیہ میں شمولیت سے قبل اٹھارہ انیس سال تک دنیائے شعر و ادب میں جناب تنویر کا نام ایک باکمال نغز گو شاعر کی حیثیت سے گونجتا رہا۔

قدرت اس تمام عرصہ میں آپ کی شعری اور ادبی صلاحیتوں کو اجالتی اور اجاگر کرتی رہی۔ اس لئے نہیں کہ آپ محض ایک کہنہ مشق ادیب اور مشاق شاعر کی حیثیت سے جانے پہچانے جائیں بلکہ اس لئے کہ آپ کی یہ صلاحیتیں اچھی طرح جلاء پانے کے بعد اشاعتِ حق کا ایک موثر ذریعہ بنیں اور آپ اپنی پُر جوش دینی نظموں کے باعث یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ کے زمرہ سے نکل کر شاعرِ احمدیت کی حیثیت سے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے استثنا کے مصداق بنیں اور یہ امتیاز ہی آپ کے لئے وجۂ افتخار شمار ہو۔ چنانچہ ۱۹۴۷ء میں قبولِ احمدیت کے بعد آپ کی زندگی میں ایک انقلاب انگیز موڑ آیا جس نے آپ کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور آپ تلاشِ حق میں سرگرداں رہنے اور افکارِ پریشاں میں غلطاں و پیچاں رہنے کی بجائے نفسِ مطمئنہ کی دولتِ لازوال سے مالا مال نظر آنے لگے۔ گذشتہ پچیس سال کے الفضل کے فائل اس امر کے گواہ ہیں کہ اس کے بعد آپ نے جذبۂ دینی سے سرشار ہو کر ایسی ایسی مسحور کن نظمیں کہیں جو آپ کی اس نئی کیفیت کی آئینہ دار تھیں۔ آپ کی ان نظموں نے نہ صرف آپ کی زندگی میں اسلام کا درد رکھنے والے دلوں کو گرمایا بلکہ یہ آنے والی نسلوں کے ایسے دردمند دلوں کو بھی گرماتی اور ان کے دینی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو فزوں سے فزوں تر کرتی رہیں گی۔

(باقی)

درخواست دعا

مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی افسر حفاظت گزشتہ کئی ماہ سے بیمار ہیں اور لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ ہر ممکن علاج کے باوجود ابھی تک افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۰۶۶۴

میں وسیمہ مسلم بنت چوہدری رحمت علی خان مسلم قوم احمدی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بعیت پیدائشی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۱/۱۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰/ روپیہ ہے میں تازیست اپنی آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: وسیمہ مسلم ۲/۱۱۲ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
گواہ شد: رحمت علی مسلم والد موصیہ صدر جماعت احمدیہ حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔
گواہ شد: صالحہ خاتون سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ۲/۱۱۲ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
گواہ شد: ملیحہ مسلم ۲/۱۱۲ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

مسل نمبر ۲۰۶۶۵

میں راج بی بی زوجہ قائم علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بعیت جنوری ۱۹۱۲ء ساکن چک ۲۱۹ ر.ب گنڈا سنگھ والا ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی تین تولے مالیتی ۴۷۰/- روپے
۲۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: راج بی بی زوجہ قائم علی صاحب چک ۲۱۹ ر.ب گنڈا سنگھ والا ضلع لائل پور۔
گواہ شد: چوہدری مجید احمد چک ۲۱۹ ر.ب گنڈا سنگھ والا ضلع لائل پور
گواہ شد: مسعود احمد چک ۲۱۹ ر.ب ، ، لائل پور

مسل نمبر ۲۰۶۶۶

میں بختاوری زوجہ احمد حسن صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ (ا) حق مہر وصول شدہ ۵۰/- روپے (ب) زیور طلائی ۲ تولے مالیتی ۲۵۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بختاوری زوجہ احمد حسن چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۱ گ ب تحصیل جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور
گواہ شد: محمد رمضان بقلم خود سیکرٹری امور عامہ
گواہ شد: بشیر احمد بقلم خود امیر حلقہ ۹۶ گ ب لائل پور

مسل نمبر ۲۰۶۶۷

میں فضل الٰہی ولد فضل الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ وقف زندگی عمر ۲۵ سال بعیت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۶/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: فضل الٰہی دربان سلسلہ احمدیہ ربوہ معرفت سیکرٹری حلقہ المبشرین ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: چوہدری احسان الرحمٰن لسبرا حلقہ باب الابواب ربوہ
گواہ شد: خلیل احمد مبشر مربی سلسلہ جہلم موصی نمبر ۲۰۲۶۷ چک ۶۰ ر.ب ضلع لائل پور

مسل نمبر ۲۰۶۶۸

میں محمد یونس بھٹی ولد رحمت اللہ صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بعیت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: محمد یونس بھٹی دارالصدر غربی سفرمان کوارٹرز کارکن لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: عطاء اللہ ایم اے ولد چوہدری مولا بخش صاحب صدر موصیان۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ
گواہ شد: محمد رفیق ملک صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۶۹

میں حشمت بی بی بیوہ چوہدری عبدالحق خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۸۵ سال بعیت ۱۹۱۲ء ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (ا) حق مہر ۲۰۰/- روپے جو مرحوم خاوند سے چھ کنال زرعی اراضی مالیتی تین ہزار روپے کی صورت میں وصول ہوا تھا (ب) بالیاں طلائی وزنی ۹ ماشے مالیتی ۱۲۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حشمت بی بی بیوہ چوہدری عبدالحق خان صاحب کوارٹر نمبر ۱۶۷/۷۳ واہ کینٹ
گواہ شد: احمد دین صدر جماعت احمدیہ واہ کینٹ ۸۰۶/۴۸
گواہ شد: محمد فضل خان ولد چوہدری عبدالحق خان صاحب ۱۶۷/۷۳ واہ کینٹ۔

مسل نمبر ۲۰۶۷۲

میں رحیم بخش ولد چوہدری نواب دین صاحب قوم ارائیں عمر ۶۶ سال بعیت پیدائشی ساکن ۵۲/۲ پیپلز کالونی لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۶ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (ا) ۶ کنال زرعی اراضی مالیتی ۲۲۵۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: رحیم بخش ۵۲/۲ پیپلز کالونی لائل پور۔
گواہ شد: اعجاز احمد ۵۲/۲ پیپلز کالونی نمبر ۲ لائل پور
گواہ شد: سعید احمد ناصر ۵۲/۲ ، ،

مسل نمبر ۲۰۶۷۳

میں امۃ الحفیظ اہلیہ صالح محمد صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بعیت پیدائشی ساکن لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔ (ا) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الحفیظ اہلیہ صالح محمد صاحب نہری کوارٹر تار گھر لائل پور
گواہ شد: صالح محمد ، ، ،
گواہ شد: ایم عیسیٰ خان صدر حلقہ کینال کالونی لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۶۷۴

میں بشریٰ شہناز زوجہ کیپٹن داؤد احمد صاحب چوہدری قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بعیت پیدائشی ساکن کیمبل پور ضلع کیمبل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (ا) حق مہر مبلغ دس ہزار روپے بذمہ خاوند (ب) طلائی زیور ۲۰ تولے مالیتی ۳۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: بشریٰ شہناز اہلیہ کیپٹن داؤد احمد صاحب چوہدری
گواہ شد: کیپٹن داؤد احمد خاوند موصیہ سپلائی ڈپو کیمبل پور کینٹ
گواہ شد: محمد سعید قریشی ۱۶۴۔ اقبال روڈ کیمبل پور

مسل نمبر ۲۰۶۷۵

میں مقبول بیگم زوجہ فضل دین احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بعیت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۲/۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(ا) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ چار صد روپے
(ب) طلائی زیور پانچ تولے سات ماشے دو رتی مالیتی ۱۰۳۴٫۸۲ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مقبول بیگم زوجہ فضل دین احمد صاحب ۲/۵ دارالرحمت
گواہ شد: فضل الدین احمد خاوند موصیہ ۲/۵ دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد: عبدالجلیل قائم مقام صدر دارالرحمت غربی ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں اپنے دلوں سے ہر قسم کی نمود و نمائش کا خیال مٹا کر کام کرنا چاہیئے

بڑبولا ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں اصل چیز باتیں کرنا نہیں بلکہ کام کرنا ہے۔

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"تمہیں اپنے دلوں میں ہر قسم کی نمود کا خیال مٹا کر کام کرنا چاہیئے بڑبولا ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہوتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دفعہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ تیز کلامی میں مشغول ہیں۔ صحابہؓ چونکہ سادہ کلام کرنے کے عادی تھے اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ معمولی فقرہ فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باتیں کرتے دیکھا ہے۔ آپ تو اس طرح تیز تیز باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔ اب ایک نیک شخص اور مومن انسان کو یہ فقرہ بالکل کاٹ دینے والا ہے۔ اور وہ اسی سے سمجھ سکتا ہے کہ کس رنگ میں گفتگو کرنی چاہیئے تو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان کے رس میں ساری کامیابی ہے حالانکہ اصل چیز باتیں کرنا نہیں بلکہ کام کرنا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ محض تعداد بڑھانے کے شوق میں نا اہلوں کو بھی شامل کر لیا جائے ہم سے زیادہ تعداد شیعوں کی ہے اور ان سے بھی زیادہ حنفیوں کی ہے۔ پھر غیر مسلموں کو جمع کیا جائے تو وہ مسلمان کہلانے والوں سے زیادہ ہیں۔

پس اگر تعداد کی زیادتی پر ہی مدار رکھا جائے تو پھر انسان کو ان کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ حالانکہ نیک کام ہمیشہ نیک بنیاد سے ہوتے ہیں ... اگر وہ کام جسے تم کرنا چاہتے ہو واقعہ میں نیک اور پسندیدہ ہے تو تھوڑے ہی دنوں میں تم ایک سے دس ہو جاؤ گے۔ پھر دس سے سو ہو گے اور سو سے ہزار ہو جاؤ گے کیونکہ نیک کام اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ آجکل یورپ میں ایک بہت بڑی انجمن ہے جس کی نہ صرف یورپ میں بلکہ سارے ایشیا میں شاخیں ہیں روٹری کلب اس کا نام ہے اور لاکھوں اس کے ممبر ہیں یہ کلب امریکہ سے شروع ہوئی تھی پہلے اس میں صرف تین آدمی شامل تھے۔ لوگ ان سے تمسخر کرتے انہیں پاگل اور احمق قرار دیتے۔ مگر وہ خاموشی سے اپنے کام میں مشغول رہے یہاں تک کہ سال دو سال کے بعد سات آٹھ ممبر ہو گئے اور پھر تین چار سال کے بعد نوبت سینکڑوں تک پہنچ گئی اب اسے قائم ہوئے غالباً بیس ۲۵ سال گزر چکے ہیں اور اس کے لاکھوں ممبر یورپ اور ایشیا میں موجود ہیں تو یہ خیال پیدا ہو جانا کہ ہماری مجلس میں کم آدمی شامل ہیں زیادہ شامل ہونے چاہئیں یہ بھی بتاتا ہے کہ مخفی طور پر دل میں شہرت کی خواہش ہے ورنہ مقصد نیک ہو تو تعداد کا خیال کبھی دل میں نہ آئے اور میں تو سمجھتا ہوں۔ بجائے اس کے کہ وہ تعداد بڑھانے کے شوق میں کام نہ کرنے والوں کو اپنے اندر شامل کریں جنہیں بعد میں نکالنا پڑے۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ صرف کام کرنے والوں کو اپنے اندر شامل کیا جائے: اور جو کام کرنے کا شوق نہیں رکھتے انہیں شامل نہ کیا جائے۔ کیونکہ اندر سے گند کا نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن باہر سے گند نہ آنے دینا بہت آسان ہوتا ہے۔ پس ان کو اپنے نمونہ سے ایک نیک مثال قائم کرنی چاہیئے۔ پھر خود بخود نوجوانوں کے دلوں میں تحریک پیدا ہو گی اور وہ بھی ان کے کام میں شریک ہونے کی خواہش کریں گے"

(الفضل ۱۰ر اپریل ۱۹۳۸ء)

درخواستِ دعا

مکرم نورالدین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مکرم لال خان صاحب (اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر ٹیلیفون) رحمان محمد صاحب اور دیگر سب احباب چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) میں خیریت سے ہیں۔

احباب سے وہاں کے دوستوں کی خیر و عافیت اور جلد بخیریت واپسی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

کریم احمد طاہر۔ ڈبلیو پی آئی ڈی سی
کراچی نمبر ۴

احمدی مستورات کی دفاعی خدمات

مختلف مقامات کی لجنات اماء اللہ کی سرگرمیاں

قبل ازیں جن لجنات کی طرف سے دفاعی سرگرمیوں کی جو رپورٹیں مرکز میں پہنچی تھیں وہ الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ اب جن لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کو اختصار کے ساتھ درج ذیل کیا جا رہا ہے۔

ملتان: -/۳۰۲ روپے نقد۔ صابن کی ٹکیہ دس عدد۔ دو نئے قمیص ایک چادر۔

احمد نگر: کپڑے، سویٹر، رومال، اور ضرورت کی دوسری اشیاء وافر تعداد میں

سرگودھا: نقد -/۱۵۰۰ روپے کثیر تعداد میں دوسری ضروری اشیاء۔

جڑانوالہ: -/۴۰ روپے کی مالیت کے پارسل -/۱۰۰ روپے نقد اور کچھ پارچات

سانگلہ ہل: فوجی بھائیوں کو تحائف بھجوائے گئے بے گھر لوگوں کو کپڑے اور آٹا اکٹھا کر کے دیا گیا۔

ربوہ: ۵۴۵۳/۸۴ روپے نقد۔ کانٹے ایک جوڑی۔ انگوٹھی ۴ عدد چوڑی دو عدد بالیاں ۴ عدد کڑے دو عدد زنجیر ۱ عدد۔

۲۶۳ عدد گفٹ پارسل مکمل اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سامان بھی بھجوایا گیا۔ صابن لائف بوائے ۵۴ عدد لکس ۵۳ عدد ماچس ۴۲۵ عدد بسکٹ ۱۵ ڈبے تولئے ۱۳ عدد رومال ۱۱ پیکٹ سپون سیرپ ۲ شیشی دیسی صابن ۷۵ عدد جائے نماز پیکٹ اور چار لفافے سگریٹ ۶ پیکٹ۔ تمام اشیاء اور نقد زر متعلقہ افسران کو بھجوائی گئیں۔ جنگ کے دوران محلہ جات میں سول ڈیفنس اور ابتدائی طبی امداد کی تربیت بھی دی گئی۔ جامعہ نصرت اور نصرت گرلز ہائی سکول نے براہ راست اشیاء بھجوائیں جبکہ نصرت انڈسٹریل سکول اور فضل عمر ماڈل سکول نے لجنہ اماء اللہ ربوہ کے ذریعہ تمام اشیاء متعلقہ افسران کو بھجوائیں (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۱۸ر فروری۔ آج صبح مرکزی کابینہ کا ایک خصوصی اجلاس صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی صدارت میں منعقد ہوا اس میں صوبائی گورنر اور خوراک کے صوبائی وزیر بھی شامل ہوئے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ضروری اشیائے صرف کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے لئے ضروری اور اہم اقدامات کئے جائیں۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ملک میں ہنگامی حالات کے پیش نظر اس دفعہ سول اعزازات دینے کی تقریب ملتوی کر دی جائے۔

لاہور ۱۸ر فروری۔ صوبائی گورنر جناب مصطفیٰ کھر نے بتایا کہ صوبے میں گندم اور آٹے کی فراہمی میں پیش آمدہ مشکلات کو دور کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی کا اجلاس طلب کیا گیا ہے آپ نے بتایا شہری علاقوں میں غلّے کے کافی ذخائر موجود ہیں۔ دیہی علاقوں کو گندم فراہم کرنے کے لئے خاص کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ نے صوبے کی امن و امان کی حالت کو تسلّی بخش قرار دیا۔

پشاور ۱۸ر فروری۔ گورنر سرحد جناب حیات محمد خان شیرپاؤ نے گندم آٹا شکر اور گھی کی ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کو روکنے کے لئے خصوصی احکام جاری کئے ہیں۔ سرکاری گوداموں سے آٹے اور گندم کی فراہمی میں اضافہ کر دیا گیا ہے ضلع اور تحصیل کی سطح پر کمیٹیاں قائم کی جا رہی ہیں جو ضروری اشیاء کی قیمتوں پر نظر رکھیں گی ... اور مہنگائی کو دور کرنے کی کوشش کریں گی۔

پیکنگ ۱۸ر فروری۔ چین نے امریکی خارجہ پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور صدر نکسن کے ایک حالیہ بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اب بھی دو چینیوں کی پالیسی پر قائم ہے حالانکہ چینی حکومت اور عوام تائیوان کو آزاد کرانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

صدقہ و خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں ناظر بیت المال آمد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴